https://ataunnabi.blogspot.com/

تذکرہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ

ماخذ۔ فیضان نماز

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آہ! ہماری اکثریت کی حالتِ زار

اے جنّت کے طلب گارو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دین کیسے عاشقانِ نماز ہوا کرتے تھے اور ان کے نزدیک نمازِ باجماعت کی کس قدر اَہمیّت تھی کہ بہت زیادہ بڑھاپے، سخت بیماری اور شدید کمزوری کے باوُجود ہر ممکن طریقے سے مسجد کی حاضری کو یقینی بناتے حتّٰی کہ دوسروں کے سہارے چل کر بھی اپنے پاک پروَردگار کے مُبارَک دربار میں حاضر ہوتے تھے۔ آہ! ایک آج کے مسلمانوں کی اَکثریّت کی حالتِ زار ہے کہ اَذانیں خَتْم ہوجاتیں، جماعت نکل جاتی بلکہ نماز تک قضا ہوجاتی ہے لیکن ان کے کانوں پر جُوں تک نہیں رینگتی اور نہ ہی دل میں کوئی اِحساسِ ندامت پیدا ہوتا ہے۔

رُوح میں سوز نہیں، قلب میں اِحساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) کا تمہیں پاس نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللهُ علٰی محمَّد

(37) شیطان نے نماز کے لیے جگایا!

حضرتِ مولانا جلالُ الدّین رُومی رحمۃُ اللہِ علیہ ''مَثْنَوی شریف'' میں بیان فرماتے ہیں: سردارِ مکّہ، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشہور صحابی حضرتِ سیّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ اپنی قِیام گاہ میں سو رہے تھے، اچانک آپ کو کسی نے بیدار کر دیا، آنکھ کھول کر جب دیکھا تو جگانے والا نظر نہیں آیا، اُس وَقْت آپ نے فرمایا: ارے تُو کون ہے؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ یہ سُن کر شیطان نے کہا: مجھ بدنصیب کا نام ''اِبلیس'' ہے جو بہت مشہور ہے۔ حضرتِ سیّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ نے حیران ہو کر اس سے فرمایا: ارے! اِبلیس کا کام تو مسلمان کو سُلا کر اُس کی نماز قضا کرا دینا ہے تُو اگر اِبلیس ہے تو پھر تو نے مجھے نماز کے لیے کیوں جگایا؟ تیرا کام تو ہے نماز چُھڑانا، نماز پڑھانا تیرا کام ہی نہیں۔ یہ سُن کر اِبلیس نے کیا کہا! سُنئے اور عبرت سے سَر دُھنئے! شیطان نے دانت پیس کر کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ میں نے اس لیے جگا دیا کہ اگر اس وقت کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ خوب اَفسوس کرتے اور دَرد دِل سے روتے دھوتے، نماز چھوٹنے کے غم میں آپ کا افسوس اور آپ کی بے قراری اور بارگاہِ ربِّ باری میں آپ کی گِریہ وزاری (یعنی رونا دھونا) ثواب میں دو سو رَکعت نمازوں سے بھی بڑھ جاتی! لِہٰذا میں نے آپ کو نماز کے لیے جگا دیا ہے تاکہ آپ کا ثواب بڑھنے نہ پائے۔

مَنْ حَسُودَم اَز حَسَد کَردَم چُنِیں

مَنْ عَدُوَّم کارِ مَن مَکر اَسْت و کِیں

یعنی میں مُسلمانوں کا حاسِد ہوں اور اِسی جَذبۂ حسد کی وجہ سے میں نے آپ کو نماز کے لیے جگا دیا (تاکہ آپ کو زِیادہ ثواب نہ مِل سکے) میں تو مسلمانوں کا دُشمن ہوں، دھوکا اور دُشمنی ہی میرا کام ہے۔ (مثنوی معنوی مع تفسیر عرفانی مثنوی معنوی ج ۲ دفتر دوم ص ۳۲۸۔ ۳۴۸ ملخّصاً)

شیطان کے پُرفریب جال سے بچنا مشکل ہوتا ہے

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بیت! دیکھا آپ نے! ہم گُناہ گار تو کس شُمار وقِطار میں ہیں؟ ایک صَحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شَیطان اپنی شَیطانی حَرَکتوں سے باز نہ رہا! **اللہ** پاک ہم سب کو حقیقی مَعنوں میں اِخلاص کی نِعمت سے مالا مال فرمائے۔

بنا دے مجھ کو الٰہی! خُلُوص کا پیکر

قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یا رب! (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۷۸)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

تذکرۂ امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے ایمان افروز حِکایت سُنی، سُبحٰنَ اللہ! عاشِقِ نماز، کاتِبِ وَحی، صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا بھی نماز سے کیا خوب والِہانہ عِشق تھا! مَرحبا! حضرتِ سیِّدُنا امیرِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معاوِیہ رضی اللہ عنہ کی بھی کیا شان ہے! آپ خود صحابی، والدِ محترم بھی صحابی، امّی جان صحابیہ اور پیاری بہن سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ نہ صِرف صحابیہ بلکہ فضلِ خُدا سے ''اُمُّ الْمُؤمِنِین'' کے شَرَف سے بھی مُشرَّف۔ رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

لیتا ہوں اس لئے تو میں نام معاوِیہ

میں ہوں غلام ابنِ غلامِ معاوِیہ

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَنْبیاءِ کرام (علیہمُ السّلام) کا ذِکْر کرنا عِبادت ہے اور صالحین (یعنی نیک لوگوں) کا ذِکْر (گُناہوں کا) کَفّارہ (یعنی گُناہ دھونے والا) ہے۔'' (جامع صغیر ص ۲٦٤ حدیث ۴۳۳۱) حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃ۔ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وَقْت رَحْمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج۷ ص۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) تو آئیے! رَحْمت کے نُزول اور گُناہوں سے مُعافی کے حُصول کی اُمّید پر اللہ پاک کے بندۂ مقبول حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا بھلائی کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں:

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی

حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ صحابیِ رسول تھے اور بحکمِ قرانی ہر صحابی جنّتی ہے۔ اللہ پاک پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد آیت 10 میں فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزُ الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبے میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِس آیتِ مُقدّسہ میں صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی دو اَقسام بیان کی گئیں اور ان سب کے لئے ''حُسنٰی'' یعنی جنّت کا وعدہ کیا گیا۔ وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی (ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا) کے تحت شیخ احمد صاوی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: معنیٰ یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان جو فتحِ مکّہ سے پہلے ایمان لائے اور راہِ خدا میں خرچ کیا اور جنہوں نے فتحِ مکّہ کے بعد ایمان لا کر راہِ خدا میں خرچ کیا، اللہ پاک نے ان تمام سے حُسنٰی یعنی جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

(تفسير صاوى ج ٦ ص ٢١٠٤)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس بابرکت آیت کے تحت فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کے دَرَجے اگرچہ مختلف ہیں مگر ان سب کا جنّتی ہونا بالکل یقینی ہے کیونکہ رب وعدہ فرما چکا ہے۔ تمام صحابہ عادِل و مُتّقی ہیں کیونکہ سب سے ربِّ کریم نے جنّت کا وعدہ فرمالیا، جنّت کا وعدہ فاسق سے نہیں ہوتا۔ جو تاریخی واقعہ ان میں سے کسی (صحابی) کا فسق ثابت کرے وہ (واقعہ ہی) جھوٹا ہے، قرآن سچّا ہے۔ (اور یا پھر اللہ پاک نے انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمادی اور وہ گناہ پر جمے نہ رہے) (نور العرفان، آیت مذکورہ کے تحت)

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی

امیرِ مُعاویہ جنّتی ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک صحیح حدیث سے سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور جنّتی ہونا بیان فرمایا ہے۔ عَرَبی عبارت کا ترجمہ مُلاحظہ فرمائیے: ترجمہ: اللہ پاک کی توفیق سے میں کہتا ہوں: اللہ پاک نے اپنے اِحسان و کرم سے مجھے ایسی حدیث صحیح پر مُطّلع فرمایا جو (بطورِ خاص) حضرتِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کے جنّتی ہونے کی گواہی دیتی ہے:

حدیث: امام بُخاری، عُمَیر بن اَسْوَدْ عَنسِی سے اور وہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حَرام رضی اللہ عنہا سے رِوایت کرتے ہیں، وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا: ''میری اُمّت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں غزوہ کرے گا، انہوں نے واجب کر لی (یعنی جنّت)۔'' اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: ''تم ان میں سے ہو۔'' (بُخاری ج۲ ص۲۸۸ حدیث ۲۹۲۴) اور یہ بات (اہلِ عِلم کو) معلوم ہے کہ یہ غزوہ حضرتِ سیِّدُنا عُثمان غَنی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خِلافت میں حضرتِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کی اِمارت (یعنی سرداری) میں ہوا تھا۔ لٰہذا ثابت ہوا آپ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے لیے جنّت واجِب ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ تو ان کے امیر (یعنی سردار) تھے۔ (تعلیقات الامام اهل السنة على العلل المتناهية ص ٥ مخطوط)

ابھی ایک جنّتی آئے گا (حکایت)

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما رِوایت فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک دن ارشاد فرمایا: ''ابھی تمہارے دَرمیان ایک شخص آئے گا، وہ جنّتی ہے۔'' تو مُعاوِیہ (رضی اللہ عنہ) داخِل ہوئے۔ مکّے مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: يَا مُعَاوِيَةُ، أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ۔ یعنی ''اے مُعاوِیہ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں پھر آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے دو اُنگلیاں ملا کر فرمایا: وَإِنَّكَ تُزَاحِمُنِيْ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ۔ یعنی ''تم جنّت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔'' (ابن عساکر ج۵۹ ص۹۹ و الفردوس ج۵ ص۳۹۳ حدیث ۸۵۳۰، ۸۸۳۰ ملخصاً)

شیر بول اُٹھا! (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالِک اَشجَعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک جگہ سو رہا تھا، اچانک گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر میری جانب بڑھا چلا آ رہا ہے! میں نے ہتھیار اُٹھانے کا ارادہ کیا تو شیر بول اٹھا: رُک جایئے! میں تو آپ کو ایک پیغام دینے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا: تجھے کس نے بھیجا ہے؟ شیر نے کہا: اللہ پاک نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ (حضرتِ سیِّدُنا) مُعاوِیہ (رضی اللہ عنہ) جنّتی ہیں۔ میں نے پوچھا: کون مُعاوِیہ؟ تو شیر نے کہا: ''حضرتِ مُعاوِیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن ابی سُفیان (رضی اللہ عنہما)۔" (معجم کبیر ج ۱۹ ص ۳۰۷ رقم ۶۸۶، معجم الصحابۃ ج ۵ ص ۳۶۷ رقم ۲۱۹۱) (فیضانِ امیر معاویہ ص ۱۸۶)

باعمل بے ریا حضرتِ مُعاوِیہ
جنّتی بے شبہ حضرت مُعاوِیہ

اللہ و رسول مُعاوِیہ سے محبّت کرتے ہیں (حکایت)

مصطفٰے جانِ رحمت صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم ایک دن اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا اُمِّ حَبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے تو آپ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے اُمُّ المؤمنین کو اپنے بھائی حضرتِ سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کو چومتے ہوئے دیکھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تم مُعاوِیہ سے محبت کرتی ہو؟ عرض کی: یہ میرے بھائی ہیں، ان سے محبّت کیوں نہ ہوگی؟ آپ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُحِبَّانِهٖ۔ یعنی اللہ و رسول بھی مُعاوِیہ سے محبّت کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۵۹۰ حدیث ۱۵۹۲۳)

دُعائے مصطفٰے صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم

رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ۔ یعنی "اے اللہ پاک! انہیں (یعنی حضرت امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کو) ہادی (یعنی ہدایت دینے والا) مَہدی (یعنی ہدایت یافتہ) بنا دے اور ان کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔" (ترمذی ج ۵ ص ۴۵۵ حدیث ۳۸۶۸)

نکلی ہے ان کی مدح زبانِ حضور سے
ہے کس قدر بلند مقامِ مُعاوِیہ

جب کسی نے سخت کلامی کی (حکایت)

حضرتِ سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ سے ایک بار کسی نے سخت کلامی کی، یہ دیکھ کر کسی نے عرض کیا: "اگر آپ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں۔" فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رِعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حِلم و بُردباری (یعنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نرمی وقوتِ برداشت) کم ہو جائے۔ (حلم معاویۃ لابن ابی الدنیا ص ٢٢ رقم ١٤)

مدینہ بے مثال کفن

حضرتِ سیّدنا امیرِ معاوِیہ رضی اللہ عنہ کے پاس اللہ پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا کُرتا مُبارَک، ایک تہبند شریف، ایک چادرِ پاک، ناخن شریف اور چند موئے مُبارک (یعنی بال شریف) تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وفات کے وَقْت وصیّت فرمائی کہ ان مُقدّس کپڑوں میں مجھے کفن دیا جائے اور ناخن شریف و مُوئے مُبارَک میرے مُنہ اور ناک پر رکھ دیے جائیں اور میرے سینے پر پھیلا دیے جائیں اور پھر مجھے اَرحَمُ الرّاحِمین کے سپرد کر دیا جائے۔ (ابن عساکر ج ٥٩ ص ٢٢٩)

وفات شریف: حضرتِ سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کی وفات بروز جمعرات، 22 رجب المرجب، 60 ہجری میں ''ملکِ شام'' کے مشہور شہر دِمَشق میں ہوئی۔ (تاریخ ابن عساکر ج ٥٩ ص ٢٤١) اس وَقْت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 78 سال تھی۔

مزار شریف: دِمَشق میں بابُ الصَّغیر کے پاس ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ١٥٨)

ہاتھوں میں ان کے ہاتھ نہ دیتے کبھی حَسَن
اِک بھی نہ ٹھیک ہوتا جو کامِ معاویہ

سیّدنا مُعاوِیہ کے بارے میں بعض صحابہ اور بزرگوں کے تاثرات

مدینہ حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما کی نظر میں

حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما نے ایک بار ارشاد فرمایا: ''(حضرتِ امیر) مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بُردبار (یعنی نرمی و برداشت کرنے والے) تھے۔''

(السنۃ ج ١ ص ٤٤٣ رقم ٦٨١) (فیضانِ امیرِ معاویہ ص ١٨٨)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ قبیصہ بن جابر تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرتِ سیِّدُنا قَبِیصہ بن جابر رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر درگزر کرنے والا، جہالت سے بے حد دُور اور باوقار کسی اور کو نہیں دیکھا۔ (سیر اعلام النبلاء ج ٤ ص ٣٠٨) (فیضانِ امیرِ معاویہ ص ۱۹۴)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبدُ الْعزیز رَحْمۃُ اللہِ علیہ میں سے کون اَفضل ہے؟ فرمایا: اللہ پاک کی قسم! رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ہَمراہی میں حضرتِ سیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخِل ہونے والا غُبار (یعنی دھول) حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبدُ الْعزیز رَحْمۃُ اللہِ علیہ سے ہزار گُنا بہتر ہے۔

(نیکی کی دعوت ص ۲۵۸ بحوالہ فتاویٰ حدیثیہ ص ٤٠١)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ حضورِ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

اولیائے کرام کے عظیم پیشوا، حُضور غَوثُ الْاَعظم رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا اور حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کے دَرمِیان جو اِختِلافات ہوئے انہیں اللہُ رَبُّ الْعِزَّت کی مشیت (مَ۔شِیَّت یعنی مرضی) سمجھ کر زَبان بند رکھی جائے۔ (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ١٦١ ملخصاً) (فیضانِ امیرِ معاویہ ص ۱۹۲)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

کروڑوں حَنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ امام اَحمد بن حَنْبَل رَحْمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں کسی نے عَرض کی: اے ابو عبدُ اللہ! میرا ماموں حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بدگوئی کرتا (یعنی بُرا بھلا کہتا) ہے اور بَعض اوقات مجھے اُس (ماموں) کے ساتھ کھانا پڑتا ہے، کیا کروں؟ آپ رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے فوراً ارشاد فرمایا: ''اس کے ساتھ کھانا مَت کھایا کرو۔'' (السنة ج١ ص٤٤٨ رقم ٦٩٣) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩٥)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ داتا حُضور رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بَخش علی ہجویری رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کو حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ سے ایسی مَحبَّت تھی کہ آپ کو قیمتی نَذرانے پیش کرنے کے باوُجود ان سے مَعذِرَت چاہتے ہوئے فرمایا کرتے: ''فِی الْحال میں آپ رضی اللہ عنہ کی صحیح خِدمت نہیں کرسکا، آئِندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔'' (کشف المحجوب ص٧٧ ماخوذاً) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩٣)

نذرانہ ان کا لیتے تھے حَسنین شوق سے
دیتے تھے واپسی پہ سلامِ مُعاویہ

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ مُجدِّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

کروڑوں نَقشبندیوں کے عَظیم پیشوا، حضرتِ امام مُجدِّدِ الفِ ثانی رَحْمۃُ اللہِ علیہ کا فرمانِ عالی ہے: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ حُقُوقُ اللّٰہ (یعنی اللّٰہ پاک کے حق) اور حُقُوقُ الْعِباد (یعنی بندوں کے حق) ادا کرنے میں خَلِیفۂ عادِل ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی مکتوب دوصد وپنجاه ویکم ج١ ص٥٨) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩١)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ امام نَوَوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

شارِحِ مُسلِم، حضرتِ سیِّدُنا امام شَرَفُ الدین نَوَوی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا شُمار عادِل (یعنی اِنصاف کرنے والے)، صاحِبِ فَضیلَت اور مُمتاز صِفات کے حامل (یعنی نُمایاں خوبیوں والے) صَحابہ میں ہوتا ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج٨ جزء ١٥ ص١٤٩) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩١)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرتِ سیِّدنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت سیّدنا عُمر بن عَبدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنے دورِ حکومت میں حضرت سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہنے والے کے عِلاوہ کسی اور کو بھی کوڑے لگائے ہوں۔ (شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ ج۲ ص ۱۰۸٤ رقم ۲۳۸۵)(فیضانِ امیر معاویہ ص۱۹۰)

حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

شارِحِ شِفا شریف حضرتِ علّامہ شِہابُ الدّین خَفاجی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جو حضرت سیّدنا مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ پر طَعن کرے (یعنی بُرا بھلا کہے) وہ جہنَّم کے کُتّوں میں سے ایک کُتا ہے۔ (نسیم الریاض ج٤ ص٥٢٥)

حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

اعلیٰ حضرت امام رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: بِالْجُملہ ہم اَہلِ حَق کے نزدیک حضرت امام بُخاری کو حُضور پُرنور امامِ اَعْظَم سے وہی نِسبَت ہے جو حضرتِ اَمیر مُعاویہ کو حُضور پُرنُور اَمیرُ الْمؤمنین مَولیَ الْمُسلمین سیِّدُنا و مولانا علی المُرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ہے کہ ان میں فَرقِ مَراتِب بے شُمار اور حَق بَدَسْتِ حیدرِ کرّار، مگر مُعاوِیہ بھی ہمارے سردار، طَعن اُن پر بھی کارِ فُجّار۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص۲۰۱) خلاصہ یہ ہے کہ یَقیناً حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ سے بَہُت زِیادہ فَضِیلَت رکھتے ہیں، مگر حضرتِ مُعاوِیہ بھی ہمارے سردار ہیں، لِہٰذا ان کو بُرا بھلا کہنا بے حیا فاسِق لوگوں کا کام ہے۔

یہ ہے رِضا کا فیض کہ راشِد کے ہاتھ میں
حُبِّ علی کی مے ہے تو جامِ مُعاویہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

صَدْرُ الشَّریعہ مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ اَوّل مُلوکِ اسلام (یعنی پہلے بادشاہِ اسلام) ہیں، اسی کی طرف توراتِ مُقدّس میں اِشارہ ہے کہ: مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ۔ یعنی ''وہ نبیِ آخِرُ الزَّماں (یعنی آخری نبی صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلّم) مکّے میں پیدا ہوگا اور مدینے کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سَلطَنت (مُلک) شام میں ہوگی۔'' تو امیر مُعاوِیہ کی بادشاہی اگرچہ سَلْطَنت ہے، مگر کس کی! مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلّم کی سلطنت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۵۸) (فیضانِ امیر معاویہ ص ۱۹۸)

خائفِ کبریا حضرتِ مُعاوِیہ عاشقِ مصطفےٰ حضرتِ مُعاوِیہ
زاہد و پارسا حضرتِ مُعاوِیہ صاحبِ اِتّقا حضرتِ مُعاوِیہ
ہو کرم ہو عطا حضرتِ مُعاوِیہ خاتمہ ہو بَھلا حضرتِ مُعاوِیہ
خوب رُو خوش ادا حضرتِ مُعاوِیہ خوش نُما خوش لقا حضرتِ مُعاوِیہ
مُخلِص و باوفا حضرتِ مُعاوِیہ باعَمل بے ریا حضرتِ مُعاوِیہ
ہم دم باوفا حضرتِ مُعاوِیہ باأدب باحَیا حضرتِ مُعاوِیہ
جنّتی بے شبہ حضرتِ مُعاوِیہ باخُدا باصَفا حضرتِ مُعاوِیہ

اللّٰہُ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلّم

اُن کو بھی رونا آگیا

اے عاشِقانِ رسول! اسلامی مَعلومات بڑھانے، خوفِ خُدا وعشقِ مُصطفےٰ پانے، مَحبّتِ صَحابہ واَہلِ بَیت سے دِلوں کو چمکانے اور خود پر سُنّتوں کا مَدَنی رَنگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چڑھانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کیجئے۔ **مَدَنی بَہار:** صوبہ خیبر پختون خواہ کے شہر ڈیرہ اسماعیل خان کے مُقیم اسلامی بھائی نے اپنی زندگی کا ایک بَہُت بڑا حِصّہ عِلمِ دین سے دُوری میں گُزار دیا۔ ایک دن قریبی گاؤں سے ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی ان کے گاؤں میں تشریف لائے اور بعدِ مَغرِب انہوں نے سُنّتوں بھرا بیان کیا۔ بیان کے آخر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب بھی دلائی۔ انہوں نے اس وَقْت تو نیّت کر لی مگر اجتماع میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز ان کے گاؤں سے کافی دُور تھا اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا جانے والا بھی نہ تھا۔ اگلے ہفتے وہی مُبلِّغ پھر تشریف لائے اور مغرِب کی نَماز پڑھ کر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ ایک ماہ یونہی گُزر گیا لیکن یہ اجتماع میں شرکت نہ کر سکے۔ اب کی بار وہی مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی مَدَنی قافِلے کے ہمراہ ان کے گاؤں میں تشریف لائے اور اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے ان سَمیت تین چار اسلامی بھائیوں کو اجتماع کے لئے تیّار کرلیا۔ اس مرتبہ انہوں نے اپنی نیّت پر عمل کیا اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچے۔ سنّتوں بھرے بیان کے بعد ذِکْر و دُعا ہوئی دورانِ دُعا رِقّت انگیز مَنْظَر دیکھنے کو ملا کہ اجتماع کے شُرکا رو رو کر دُعا مانگ رہے تھے۔ ''صُحْبت اَثَر رکھتی ہے'' کے مِصْداق اس رِقّت انگیز مَنْظَر کو دیکھ کر ان کو بھی رونا آ گیا۔ اجتماع کی بَرَکات ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئیں کہ ایک عاشقِ رسول کے ترغیب دلانے پر انہوں نے مَدَنی قافِلے میں سَفَر کی نیت کر لی۔ کوئی ساتھ دینے والا نہیں ملا تو اگلے ہفتہ وار اجتماع میں اکیلے ہی پہنچ گئے اور اگلی صُبْح مَدَنی قافِلے کے مُسافِر بن گئے۔ مَدَنی قافِلے میں سَفَر کرنے کی بَرَکت سے ان کی نَماز، وُضُو اور غُسْل میں پائی جانے والی بَعْض غَلَطیاں دُور ہوئیں اور انہوں نے کچھ دُعائیں بھی سیکھ لیں۔ مزید یہ کہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے گُناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کو مَدَنی رَنگ میں رَنگ لیا۔ جب یہ مَدَنی قافِلے سے گھر پلٹے تو ان کے سَر پر عِمامے کا تاج جگمگا رہا تھا۔ گاؤں کے لوگ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران تھے کہ اتنی جلدی ان میں یہ تبدیلی کیسے آ گئی! انہوں نے ہِمّت کر کے مسجِد میں **''فیضانِ سنّت''** کا دَرْس بھی شُروع کر دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دَرسِ فیضانِ سُنّت کی بَرَکت سے تین اور اسلامی بھائیوں نے بھی اپنے سَر پر سبز سبز عمامہ کا تاج سجالیا اور ان کے گاؤں میں بھی مَدَنی کاموں کا سِلسِلہ چل پڑا۔

چاہو گر بَرَکتیں قافلے میں چلو
پاؤ گے عَظمتیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(۳۸) جاگتے رہنے کے عجیب نُسخے

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیّدنا صَفوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی پنڈلیاں (Calves) نماز میں زِیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وَجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی عبادت کی کثرت کا عالَم یہ تھا کہ اگر آپ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قیامت ہے (اس لئے عبادت مزید بڑھا دیجئے) تب بھی کچھ بڑھا نہ سکتے (کیوں کہ آپ کے پاس عبادت بڑھانے کے لئے وَقت کی گُنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسِم آتا تو مکان کی چھت پر نماز پڑھتے تاکہ سردی جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسِم آتا تو کمرے کے اَندر نماز پڑھتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سونہ سکیں اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ آپ کا اِنتِقال باکمال بھی سجدے کی حالت ہی میں ہوا۔ آپ دُعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ پاک! میں تیری مُلاقات کو پسند کرتا ہوں تو بھی میری مُلاقات کو پسند فرمانا۔“ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۷) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۳۷۳)

(۳۹) پانی میں غوطے کے ذریعے نیند کا علاج

حضرتِ ابراہیم بن حاکم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کا قول ہے: میرے والدِ محترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اَندر تشریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari